حاصل زندگی **شیخ حبیب الرحمن بٹالوی**

(آخری قسط)

سفر نامہ حجاز

ذہن کھلتا ہی نہیں ان کے تصور کے بغیر
ان کو سوچا ہے تو پھر فکر رسا دیکھی ہے

مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی سیرابی نہیں ہوئی تھی کہ عازم مکہ مکرمہ ہونا پڑا۔ شامیہ روڈ پر اسی ہوٹل میں آ کر ٹھہرے جس میں پہلے رہ کر گئے تھے۔ اس کا مالک تو ایک عربی تھا۔ مگر بنگالیوں نے یہ ہوٹل ٹھیکے پہ لے رکھا تھا۔ اور دوسروں کی نسبت بنگالیوں کے ہوٹلوں کے کرائے نسبتاً کم تھے۔ دوسرے وہ ہوٹل باب مدینہ سے بمشکل دو سو فٹ کے فاصلے پر ہوگا۔ یہ ہوٹل مکہ مکرمہ کی ایک مقدس پہاڑی پر واقع تھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک جس مٹی کو چھو چکے تھے وہ مٹی وہ کنکر مجھ پاپی سے بہر حال پوتر تھے۔ رہ رہ کر اک ہوک سی دل میں اٹھتی تھی کہ:۔

کسی بھی گھرانے میں ہوتا
میں تیرے زمانے میں ہوتا
جب بت گرتے تیرے قدموں میں
میں بھی بت خانے میں ہوتا

تہجد کی اذان سے لے کر صبح نو بجے تک ہم حرم پاک میں رہتے واپسی پر پاکستانی ہوٹل سے کھانا لے کر اپنے کمرے میں آ جاتے۔ پانچ ریال (چالیس روپے) کے اس کھانے میں دو تین بڑی بڑی روٹیاں۔ پلاسٹک کی ڈبیہ میں بند سالن جس میں پائے قیمہ قابل ذکر تھے۔ سالن اتنا کہ دو آدمی بڑی فراخی کے ساتھ کھا سکتے تھے۔ رات کے کھانے میں زردہ، دہی اور سلاد کا اضافہ ہوتا۔ کھانے کا معیار اتنا اچھا کہ پاکستان کے کسی بھی فائیو سٹار ہوٹل سے کم نہ تھا۔ دوپہر ایک ڈیڑھ گھنٹہ آرام کے بعد حرم پاک چلے جاتے۔ اور نماز ظہر کے گئے ہوئے نماز عصر پڑھ کر آتے۔ حرم پاک کی نماز میں اک عجیب سا سرور ہوتا، خاص طور پر جب امام کعبہ نماز میں یہ آیت پڑھتے۔ **فلیعبدو رب هذالبیت** اور بیت اللہ سامنے ہوتا

حرم پاک کے صحن میں باب العمرہ اور باب المدینہ کے درمیان بیت اللہ کے پرنالے (میزاب رحمت) کے عین سامنے فضیلۃ الشیخ حضرت محمد مکی حجازی قرآن و حدیث کا درس دیتے ہیں۔ فجر کی نماز کے بعد عربی زبان میں اور مغرب کی نماز کے بعد اردو زبان میں۔ کوئی ایک گھنٹہ کے قریب بیان ہوتا ہے۔ میں نے طالب علموں کے ساتھ عام سامعین کو بھی محظوظ ہوتے دیکھا۔ گو حضرت کو اردو کے مقابلے میں عربی زبان پر زیادہ دسترس حاصل ہے۔

مگر مغرب کے بعد اردو زبان والے درس میں زیادہ اجتماع ہوتا ہے۔ خاص طور پر مختلف افراد کی طرف سے سوالوں کے جوابات میں حضرت اتنی دینی معلومات فراہم کرتے ہیں کہ کئی کتابوں پر بھاری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت عطا کرے (آمین۔) ان کے درس کی چند مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں:۔

''عمرہ کے بعد سر کے مکمل بال استرے سے منڈوانا سنت ہیں۔ اب اگر ایک عمرے کے بعد حاجی نے استرے سے بال منڈوائے اور دو تین دن بعد پھر عمرہ کیا تو حاجی پھر استرے سے بال منڈوائے گا۔ اگر آدمی گنجا ہے تب بھی سر پر استرا پھیرنا سنت ہے۔'' (یہ مسئلہ سن کر مجھے صفا مروہ کی سعی کے بعد دیکھا ہوا وہ آدمی یاد آ گیا جو اپنے سر کے تھوڑے سے بال ہاتھ میں پکڑ کر مجھے کہہ رہا تھا ''جوان! ذرا میرے یہ بال کاٹ دینا'' جب میں اس کے بال کاٹنے لگا تو اس نے پھر کہا'' تھوڑے سے کاٹنا۔ بس میں نے ذرا سنت پوری کرنی ہے۔'')

''گلے میں تعویذ کو میں اچھا نہیں سمجھتا کہ اگر اس کی اجازت دے دی جائے تو معاملہ بہت آگے بڑھ جاتا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ لوگ لکڑیوں کے ٹکڑے پتہ نہیں کیا کیا کچھ گلوں میں ڈالے پھرتے ہیں۔ ہاں قرآن مجید، درود شریف، سورۃ فاتحہ پڑھ کر پانی میں دم کر کے مریض کو دیا جائے تو اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔''

''اکثر دیکھا گیا ہے لوگ راتوں کو محفلیں برپا کرتے ہیں۔ ایک ایک بجے تک لچھے دار تقریریں ہوتی ہیں۔ مگر صبح پسِ تحریر الاسلام، خواجہ عذاب اللہ صاحب کی نماز فوت ہو جاتی ہے۔ آنکھ ہی نہیں کھلتی۔ ایسی محفلیں برپا کرنے کا کیا فائدہ؟ جو نماز غارت کر دے۔

''لوگ بڑے کروفر کے ساتھ دیگیں چڑھا کر عمرے اور حج کے لئے یہاں آتے ہیں۔ مگر ان کا پیسہ حرام کا ہوتا ہے۔ رشوت میں ملوث ہوتا ہے۔ یا کسی عزیز رشتے دار کا اونے پونے حق مار کر حج کرنے آ جاتے ہیں۔ انصاف نہیں کرتے۔ لیتے وقت کوشش ہوتی ہے زیادہ لیا جائے۔ دیتے وقت ڈنڈی مارتے ہیں، کسی نہ کسی بہانے کم دیتے ہیں۔ اور جب اس حرام مال کے ذریعے یہاں آ کر اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ لبیک اللھم لبیک ...... (حاضر ہوں اے میرے اللہ حاضر ہوں.....) اللہ تعالیٰ کہتا ہے ''لالبیک (تمہاری کوئی حاضری نہیں) اس کا حج اس کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔۔

بڑے عاشق رسول بنتے ہیں۔ جو کئی ہزار لگا کر حج عمرہ کرنے آتے ہیں۔ مگر شکل یہودی اور عیسائی سے ملتی ہے۔ عادات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خلاف ہیں۔ یہ اپنے آپ کو دھوکا ہے۔ اس منافقت سے اللہ تعالیٰ بچائے۔

مکہ مکرمہ میں ملتان کے میرے ایک دوست (عبدالوحید) نے اپنی کار پر میدان عرفات، غار حرا، غار ثور، منیٰ، مزدلفہ چھوٹے بڑے شیطان۔ مسجد جن (جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی امامت کرائی تھی) سب جگہیں دکھائیں۔ میدان عرفات میں نیم کے درخت اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ جگہ جگہ زمین دوز نظام کے تحت۔ پندرہ پندرہ فٹ اونچے پائپ فٹ کئے گئے ہیں کہ حج کے دنوں میں ان کے منہ پر لگے ہوئے شاور میں سے پانی کے فوارے ہوا کے دوش پر دور دور تک پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس طرح نمی کے

باعث گرمی میں کمی آجاتی ہے۔

جبل رحمت کی چوٹی تک جانے کے لئے سیڑھیاں بنادی گئی ہیں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی تھی۔ اوپر چوٹی پر جگہ ہموار کر کے ایک چبوترہ بنادیا گیا ہے۔

جوں جوں عمرہ کے ویزے کی مدت ختم ہو رہی تھی اور واپسی کے دن قریب آرہے تھے۔ دل پر اداسی چھائے جارہی تھی کہ رحمتوں کے بابرکت لمحات سے محرومی کا احساس کھائے جارہا تھا۔ آخر جدائی کی گھڑی آن پہنچی۔ عشاء کے بعد الوداعی طواف کیا، دعا مانگی، باہر نکلے تو ہمشیرہ نے کہا "جی چاہتا ہے حرم پاک کو پھر دیکھ کر آؤں۔ پتہ نہیں دوبارہ آنا ہوتا ہے کہ نہیں!" واپس جا کر خانہ کعبہ کو بھرے ہوئے دل کے ساتھ ایک دفعہ اور دیکھا۔ ہوٹل کا مینیجر "بابل" جس طرح ہمیں پہلے دن ہوٹل لے کر گیا تھا۔ اسی طرح آخری دن بھی ٹیکسی تک چھوڑنے آیا۔ اور ٹیکسی جدہ کی طرف روانہ ہو گئی کہ جدہ سے کراچی کی طرف جانے والی سعودی ایئر لائنز کی فلائیٹ کا وقت رات تین بجے تھا۔ جدہ ایئر پورٹ پر ہمارے ساتھ کے پاکستان سے آئے ہوئے مسافر بھی آہستہ آہستہ آنے شروع ہو گئے جیسے صبح کے اڑے ہوئے پرندے شام کو اپنے مستقر پر واپس آجاتے ہیں کہ……

گھیرے رکھتا ہے پرندوں کو یہ ڈر شام کے بعد
گم نہ ہو جائیں اندھیرے میں شجر شام کے بعد

[illegible]

بغض و عناد رکھنے والا ایمان سے محروم اور خارج از اسلام تسلیم کیا جائے۔" وگرنہ قانون غیر متوازن اور ناقص رہے گا اور مطلوبہ مقاصد حاصل نہ ہوں گے۔

۵۔ حکومت فوری طور پر سرکاری دارالافتاء کا قیام عمل میں لائے جو ایک آزاد اور خود مختار ادارے کی حیثیت سے کتاب و سنت کی روشنی میں فیصلے کرے۔ جس میں ہر مسلک اور مکتب فکر کے علماء کی نمائندگی ضروری ہو اور وہ پیشہ ور سیاسی علماء پر مشتمل نہ ہو بلکہ علمی، تدریسی، فنی اور غیر سیاسی مقتدر علماء کرام جن کو فتویٰ میں دسترس حاصل ہو ان پر مشتمل ہو۔ یہ دارالافتاء فروعی اختلاف سے ہٹ کر اصول پر مبنی، جن کا تعلق نصوص قطعیہ سے ہو فتاویٰ صادر کرے۔

۶۔ دارالافتاء کے قیام کے بعد کوئی شخص کفر کا فتویٰ صادر کرنے کا مجاز نہ ہو۔ مدارس عربیہ اسلامیہ میں جو دارالافتاء قائم ہیں ان کو بھی قانونی حیثیت دی جائے اور وہ سرکاری دارالافتاء کے تابع ہوں۔ جہاں سے ان کے فتاویٰ کی تصدیق ہو۔ اس طرح سے ان فتاویٰ کی حیثیت بھی مستند اور سرکاری ہو جائے گی اور وہ قانونی طور پر نافذ العمل ہوں گے۔

اگر تجاویز قبول کر لی جائیں تو دارالافتاء کے نظام کی تفصیل مہیا کی جا سکتی ہے۔